بحث و نظر

جناب ضیاء الدین لاہوری
علامہ اقبال ٹاؤن - لاہور

سر سیّد، مرزا قادیانی اور انگریزی حکومت

تاریخ بڑی ظالم چیز ہے وہ اپنی کسوٹی پر حقائق پرکھ کر چھوڑتی ہے۔ ہم یہ موضوع قارئین پر چھوڑتے ہیں کہ اظہار خیال کرنا چاہیں تو الحق کے صفحات حاضر ہیں۔ (ادارہ)

انیسویں صدی کے آخری عشروں میں سر سیّد احمد خان اور مرزا غلام احمد قادیانی بہت مشہور ہوئے۔ دونوں اپنے اپنے طور پر برطانوی حکومت کی حمایت میں نہایت شدت سے سرگرم عمل رہے اور مذہبی حوالوں کی بنیاد پر مسلمانوں کو انگریزوں کی اطاعت کی تلقین کرتے رہے۔ مرزا قادیانی نے اس مقصد کے لیے مسلمانوں سے الگ ایک مذہب کی بنیاد رکھی۔ اور اپنے پیروکاروں کے لئے سلطنت انگریزی کا وفادار ہونا لازمی قرار دیا۔ جبکہ سر سیّد نے دوسرے ذرائع کے علاوہ علی گڑھ کالج کے ذریعہ اپنے مقاصد کی تکمیل کا خواب دیکھا۔ اور عمر بھر اپنے خطبات میں مسلمان عوام اور طلبہ کا سب سے بڑا فرض سرکار انگریزی کی خیر خواہی قرار دیتے رہے۔ سر سید کے دست راست نواب محسن الملک نے اپنے ایک لیکچر میں کالج کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا۔

"یہاں کی مذہبی تعلیم تعصب سے پاک ہے، تفرقہ کو دور کرنے والی ہے۔ غیر مذہب والوں سے اتحاد اور دوستی رکھنے کی تعلیم دیتی ہے۔ گورنمنٹ کی اطاعت اور سچی خیر خواہی کو جزو اسلام بتاتی ہے"[1]

۱۸۹۷ء کی یونان ترکی لڑائی میں ترکوں کی فتح پر ہندی مسلمانوں نے سلطان کو مبارک بادی کے تار روانہ کئے۔ سر سید کے لئے یہ خوشی ناقابل برداشت تھی کیونکہ مسلمانوں کا یہ طرز عمل جہاں عظیم اسلامی ملک کی فتح کا جشن تھا وہاں ذہنی طور پر برطانوی حکومت کے خلاف جذبات کا اظہار بھی تھا۔ جو اس دوران ترکوں کے خلاف سخت کلمات استعمال کرتی

---

[1] مجموعہ لیکچرز و اسپیچز، نواب محسن الملک مطبوعہ لاہور ۱۹۰۴ء صفحہ ۴۷۰

رہی تھی۔ سرسید نے اوپر تلے کئی مضمون مسلمانوں کے اظہارِ مسرت کے ان جذبات کے خلاف لکھے۔ دوسری جانب مرزا قادیانی نے بھی حسبِ توقع اسی قسم کے ردِ عمل کا اظہار کیا۔ سرسید کو مرزا صاحب کا ایک مضمون بہت بھلا لگا۔ اور انہوں نے اسے "مرزا غلام احمد قادیانی" کے زیر عنوان مندرجہ تبصرہ کے ساتھ شائع کیا:۔

" مرزا صاحب نے جو اشتہار ۲۵ جون ۱۸۹۷ء کو جاری کیا ہے اس اشتہار میں مرزا صاحب نے ایک نہایت عمدہ فقرہ گورنمنٹ انگریزی کی خیر خواہی اور وفاداری کی نسبت لکھا ہے۔ ہمارے نزدیک ہر ایک مسلمان کو جو گورنمنٹ انگریزی کی رعیت ہے، ایسا ہی ہونا چاہئے جیسا کہ مرزا صاحب نے لکھا ہے۔ اس لئے ہم اس فقرہ کو اپنے اخبار میں چھاپتے ہیں۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ گورنمنٹ انگریزی کی خیر خواہی کی نسبت جو میرے پر حملہ کیا گیا ہے یہ حملہ بھی محض شرارت ہے۔ سلطان روم کے حقوق بجائے خود ہیں مگر اس گورنمنٹ کے حقوق بھی ہمارے سر پر ثابت شدہ ہیں۔ اور ناشکر گذاری ایک بے ایمانی کی قسم ہے۔ اے نادانو! گورنمنٹ انگریزی کی تعریف تمہاری طرح میرے قلم سے منافقانہ نہیں نکلتی بلکہ میں اپنے اعتقاد اور یقین سے جانتا ہوں کہ درحقیقت خدا تعالیٰ کے فضل سے اس گورنمنٹ کی پناہ ہمارے لئے بالواسطہ خدا تعالیٰ کی پناہ ہے۔ اس سے زیادہ اس گورنمنٹ کی پرامن سلطنت ہونے کا اور کیا میرے نزدیک ثبوت ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے یہ پاک سلسلہ (یعنی مرزائیت) اس گورنمنٹ کے ماتحت برپا کیا ہے۔ وہ لوگ میرے نزدیک سخت نمک حرام ہیں جو حکام انگریزی کے روبرو ان کی خوشامدیں کرتے ہیں۔ ان کے آگے گرتے ہیں اور پھر گھر میں آکر کہتے ہیں کہ جو شخص اس گورنمنٹ کا شکر کرتا ہے وہ کافر ہے۔ یاد رکھو اور خوب یاد رکھو کہ ہماری یہ کارروائی، جو اس گورنمنٹ کی نسبت کی جاتی ہے، منافقانہ نہیں ہے ولعنۃ اللّٰہ علی المنافقین۔ بلکہ ہمارا یہی عقیدہ ہے جو ہمارے دل میں ہے"[1]

مرزا صاحب نے اس تبصرہ کو برطانیہ کے ایک سند یافتہ عظیم خیر خواہ کی سندِ فضیلت سمجھتے ہوئے اس کا ذکر اپنی ایک تحریر میں یوں کیا:۔

---

[1] علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ معہ تہذیب الاخلاق ۲۴ جولائی ۱۸۹۷ء

زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اور ان معروضات پر کریمانہ توجہ کرنے کے لئے اس کے دل میں آپ الہام کرے کہ ایک قدرت اور طاقت سب کچھ کر سکتی ہے۔ آمین ثم آمین [1]

اے ملکہ قیصرۂ ہند خدا تجھے اقبال اور خوشی کے ساتھ عمر میں برکت دے تیرا عہد حکومت کیا ہی مبارک ہے کہ آسمان سے خدا کا ہاتھ تیرے مقاصد کی تائید کر رہا ہے [2]

دعا کو قبول کرے آمین۔ الٰہی ہماری ملکہ وکٹوریا ہو اور جہان ہو [3]

خدا ہمیشہ ہماری ملکہ وکٹوریا کا حافظ ہے۔ ہم بیان نہیں کر سکتا خوبی اس پر رحم اشتہار کی جو ہماری ملکہ معظمہ نے جاری کیا ہے بے شک ہماری ملکہ معظمہ کے سر پر خدا کا ہاتھ ہے۔ بے شک یہ پر رحم اشتہار الہام سے جاری ہوا ہے [4]

ملکہ کی سلامتی اور درازی سلطنت کی دعا

مرزا قادیانی یا الٰہی اس مبارکہ قیصرہ ہند دام ملکہا کو دیر گاہ تک ہمارے سروں پر سلامت رکھ۔ اور اس کے ہر قدم کے ساتھ اپنی مدد کا سایہ شامل حال فرما۔ اور اس کے اقبال کے دن بہت لمبے کر [5]

سرسید ہم خدا سے دعا کرتے ہیں کہ...... دونوں قوموں میں نہایت محبت و اخلاص سے گورنمنٹ انگلشیہ کے سایۂ عاطفت میں اپنی زندگی نہایت وفاداری سے بسر کریں اور ملکہ معظمہ وکٹوریا قیصر انڈیا کی سلامتی اور درازی سلطنت کی دعا کرتے رہیں [6]

حضرت ملکہ کی شصت سالہ جشن جوبلی پر دعائیں فرض اور واجب

مرزا قادیانی ہم پر واجب ہے کہ ہم سچے دل سے نہ نفاق سے اس گورنمنٹ کے شکر گذار ہوں اور جناب قیصرۂ ہند دام ظلہا کی عمر و اقبال و دولت اور اس خاندان کے دوام اور بقا کے لئے دل سے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ نے اس شکر اور ان دعاؤں کے لئے جشن جوبلی کا ہمیں ایک موقع دیا ہے اور یہ دن حقیقت میں ایک

سرسید ہمارا مذہبی فرض ہے کہ ہم حضرت ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند کی اطاعت دل و جان سے کریں اور ان کی دولت اور حکومت کی درازی اور قیام و استحکام کی دعا کرتے رہیں اور اس بات کے اظہار کے لئے کہ ہندوستان کے مسلمان اپنے مذہب کے احکام کے سچے پیرو ہیں اور اپنے عادل اور فرض شناس حاکم کی نہایت وفاداری اور

---

۱ تحفۂ قیصریہ مطبوعہ قادیان ۱۸۹۷ء ص ۳۲ ۲ ستارہ قیصریہ مطبوعہ قادیان ۱۸۹۷ء ص ۸ ۳ شکریہ مطبوعہ میرٹھ ۱۸۵۹ء ص ۵ ۴ اسباب سرکشی ہندوستان مطبوعہ آگرہ ۱۸۵۹ء ص ۴۱ ۵ ستارہ قیصریہ ص ۴ ۶ آخری مضامین مطبوعہ لاہور ۱۸۹۸ء ص ۵۸

دنیا میں بے نظیر گورنمنٹ

مرزا قادیانی میرا یہ دعویٰ ہے کہ تمام دنیا میں گورنمنٹ برطانیہ کی طرح کوئی دوسری ایسی گورنمنٹ نہیں جس نے زمین پر امن قائم کیا ہو[1]

سرسید انگریزی گورنمنٹ سے جس قدر ملک میں امن و امان اور رعایا میں آزادی ہے اس کی نظیر دنیا میں کسی گورنمنٹ میں نہیں ہے[2]

مذہبی آزادی میں کوئی مانع نہیں

مرزا قادیانی خدا تعالیٰ نے انگریزوں کو ملک دیا۔ اور انہوں نے ملک لے کر کچھ ظلم نہ کیا کسی کا نماز روزہ بند نہ کیا۔ کسی کو حج پہ جانے سے منع نہ کیا۔ بلکہ عام آزادی اور امن قائم کیا[3]

سرسید سرکار انگلشیہ کی عملداری میں ہندو مسلمان سب امن اور آسائش سے رہتے ہیں۔ کوئی زبردست زیردست پر ظلم نہیں کر سکتا۔ ہر شخص اپنے اپنے مذہب کے موافق خدا کی یاد، پرمیشور کی پرستش میں مصروف ہے۔ کوئی کسی سے معترض نہیں۔ ہندو اپنے مذہب کے مطابق شیوالے بناتے ہیں اور پوجا کرتے ہیں مسلمان اپنے مذہب کے موافق مسجدیں بناتے ہیں اور اذانیں دیتے ہیں، نمازیں پڑھتے ہیں، کوئی روکنے والا اور منع کرنے والا نہیں[4]

ملکہ وکٹوریہ

ملکہ وکٹوریا کو الہام اور اس کے سر پر خدا کا ہاتھ

مرزا قادیانی اے قادر و کریم۔ اپنے فضل و کرم سے ہماری ملکہ معظمہ کو خوش رکھ۔ جیسا کہ ہم اس کے سایہ عاطفت کے نیچے خوش ہیں اور اس سے نیکی کر جیسا کہ ہم اس کی نیکیوں اور احسانوں کے نیچے

سرسید الٰہی!۔۔۔۔ تیرے ہی الطاف سے ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریا دام سلطنتہا نے پُر رحم اشتہار معافی کا جاری کیا ہم دل سے اس کا شکر ادا کرتے ہیں اور اپنی جان سے ملکہ کو دعا دیتے ہیں۔ الٰہی، تو ہماری اس

---

[1] ازالہ اوہام مطبوعہ امرتسر ۱۳۰۸ھ صفحہ ۵۴ [2] مکمل مجموعہ لیکچرز و اسپیچز سرسید مطبوعہ لاہور ۱۹۰۰ء صفحہ ۱۱۷ [3] شہادت القرآن صفحہ ۷۹ [4] سرکشی ضلع بجنور مطبوعہ آگرہ ۱۸۵۸ء صفحہ ۱۴۳

بسر کرو اس کے شکر گذار اور فرماں بردار بنے رہو[1]

ہے امن کا سچا مسئلہ یہ ہے کہ اپنے حاکم کے، جس کا امن میں رہتے ہیں اور امن میں زندگی بسر کرتے ہیں اس کے سچے خیر خواہ رہیں[2]

گورنمنٹ انگریزی کی اطاعت فرض اور واجب

مرزا قادیانی گورنمنٹ انگریزی ہم مسلمانوں کی محسن ہے، لہٰذا ہر ایک مسلمان کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ اس گورنمنٹ کی سچی اطاعت کرے[3]

سرسید ..... لازم آتا ہے کہ تمام مسلمان جو ہندوستان میں برٹش گورنمنٹ کے سایہ حکومت میں زندگی بسر کرتے ہیں، نہایت وفاداری اور نمک حلالی کے ساتھ برٹش گورنمنٹ کی اطاعت کریں[4]

خدا اور رسول ﷺ کی طرف سے اطاعت کا حکم

مرزا قادیانی مسلمانوں کو خدا اور رسول ﷺ کا حکم ہے کہ جس گورنمنٹ کے ماتحت ہوں وفاداری سے اس کی اطاعت کریں[5]

سرسید میں خدا اور رسول ﷺ کا، جن پر کہ میں یقین رکھتا ہوں، یہی حکم سمجھتا ہوں کہ جس حاکم کے امن میں ہیں اس کی اطاعت کریں[6]

پچاس ساٹھ برس کی وفاداری کے دعوے

مرزا قادیانی میں ابتدائی عمر سے اس وقت تک جو قریباً ساٹھ برس کی عمر تک پہنچا ہوں اپنی زبان اور قلم سے اہم کام میں مشغول ہوں تاکہ مسلمانوں کے دلوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی سچی محبت اور خیر خواہی اور ہمدردی کی طرف پھیروں[7]

سرسید ہندوستان میں برٹش گورنمنٹ خدا کی طرف سے ایک رحمت ہے اس کی اطاعت اور فرماں برداری اور پوری وفاداری اور نمک حلالی، جس کے سایہ عاطفت میں ہم امن و امان سے زندگی بسر کرتے ہیں، خدا کی طرف سے ہمارا فرض ہے۔ میری یہ رائے آج کی نہیں ہے بلکہ پچاس ساٹھ برس سے میں اسی رائے پر قائم اور مستقل ہوں[8]

---

[1] شہادت القرآن ص ۸۴۔ [2] مکمل مجموعہ لیکچرز ص ۲۷۲، ۲۷۳ [3] ستارہ قیصرہ ص ۴ [4] آخری مضامین ص ۱۱۳ [5] کشف الغطاء ص ۶ [6] مکمل مجموعہ لیکچرز سرسید ص ۳۱۱ [7] تبلیغ رسالت جلد ہفتم ص ۱۰ [8] رپورٹ محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس اجلاس نہم ص ۱۰۱۹

موقع دیا ہے اور یہ دن حقیقت میں ایک عظیم الشان خوشی کا موجب ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے ہماری ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند دام ظلہا کے شصت سالہ زمانہ تخت نشینی کو امن اور عافیت اور ترقی اقبال کے ساتھ پورا کیا۔ سو میری رائے ہے کہ اس خوشی کے اظہار اور شکر اور دعا کے لئے میری جماعت کے دوست اور احباب ..... بمقام قادیان جمع ہوں[1]

خیر خواہی سے اطاعت کرتے ہیں۔ حضرت ملکہ معظمہ کی شصت سالہ حکومت کی ایک یادگار قائم کرنی چاہئے[2]

نوشیرواں عادل اور حضور اکرمؐ بمقابلہ ملکہ وکٹوریہ اور رعایائے ہندوستان

مرزا قادیانی یہ دعاگو ..... اسی طرح وجود ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند اور اس کے زمانہ سے فخر کرتا ہے جیسا کہ سید الکونین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوشیرواں عادل کے زمانہ سے فخر کیا تھا سو ..... جلسہ جوبلی کی مبارک تقریب پر ہر ایک شخص پر واجب ہے کہ ملکہ معظمہ کے احسانات کو یاد کر کے مخلصانہ دعاؤں کے ساتھ مبارکباد دے۔ اور حضور قیصرۂ ہند و انگلستان میں شکر گزاری کا ہدیہ گزرانے[3]

سرسیدؒ نوشیرواں جو ایک آتش پرست بادشاہ تھا مگر عادل، اس کے عہد میں ہونے سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی خوشی و خوشنودی ظاہر فرمائی ہے ..... پس ہم رعایائے ہندوستان پر جو ملکہ معظمہ وکٹوریہ دام سلطنتہا ملکہ ہند و انگلینڈ کی رعیت ہیں اور جو ہم پر عدل و انصاف، بغیر قومی یا مذہبی طرفداری کے حکومت کرتی ہے سزاوار احسان مند ہیں اور ہم پر ہمارے پاک اور روشن مذہب کی تعلیم سے ہم کو اس احسان مندی کا ماننا اور اس کا شکر بجا لانا واجب ہے[4]

اطاعت و خیر خواہی

مستامن کے لئے حاکم کی فرماں برداری مذہبی حکم ہے

مرزا قادیانی خدا تعالیٰ ہمیں صاف تعلیم دیتا ہے کہ جس بادشاہ کے زیر سایہ امن کے ساتھ

سرسیدؒ میرے عقیدہ میں مذہب اسلام دغا بازی اور فریب کا وسیلہ یا لٹیرے پن کا حیلہ نہیں

---

[1] تبلیغ رسالت جلد ششم مطبوعہ لاہور اشاعت اول ص ۱۲۷
[2] مکمل مجموعہ لیکچرز سرسید ص ۵۷۳
[3] تحفہ قیصریہ ص ۳
[4] مکمل مجموعہ لیکچرز سرسید ص ۶

۔۔۔۔۔کیونکہ مسلمانانِ برٹش انڈیا اس گورنمنٹ برطانیہ کے نیچے آرام سے زندگی بسر کرتے ہیں اور کیونکہ آزادگی سے اپنے مذہب کی تبلیغ کرنے پر قادر ہیں اور تمام فرائض منصبی بے روک ٹوک بجا لاتے ہیں پھر اس مبارک اور امن بخش گورنمنٹ کی نسبت کوئی خیال بھی جہاد کا دل میں لانا کس قدر ظلم اور بغاوت ہے [1]

کسی قوم کے کیوں نہ ہوں۔۔۔۔ ہم مسلمان ہندوستان میں بھی اس طرح پر رہتے ہیں کہ مذہبی معاملہ میں ہم کو ایک قسم کی آزادی حاصل ہے اپنے مذہبی فرائض کو بے کھٹکے ادا کرتے ہیں [2]

جب گورنمنٹ انگریزی کی طرف سے مسلمانوں کے مذہب میں کسی قسم کی دست اندازی نہیں ہے اور مسلمانوں کی آزادی میں کسی طرح کا فتور نہیں ہے بلکہ درحقیقت ان کی تقریب کو بے انتہا آزادی ہے تو ایسی حالت میں کسی مسلمان کو ایسے منصوبوں میں شریک ہونا حلال نہ ہوگا جس کی بنا اس ارادہ پر ہو کہ گورنمنٹ انگریزی کو تہہ و بالا کردیں [3]

عادل گورنمنٹ سے مقابلہ بغاوت ہے نہ کہ جہاد

مرزا قادیانی جس گورنمنٹ کے ذریعہ سے آزادی سے زندگی بسر ہو اور پورے طور پر امن حاصل ہو اور فرائض مذہبی کما حقہٗ ادا کر سکیں اس کی نسبت بدنیتی کو عمل میں لانا ایک مجرمانہ حرکت ہے نہ کہ جہاد [4] رعیت کا عادل بادشاہ کے ساتھ مقابلہ کرنا اس کا نام بغاوت ہے نہ کہ جہاد [5]

سرسیّد خدا کا شکر ہے کہ اس نے ایسی مہربان اور عادل گورنمنٹ ان کی جان و مال اور عزت کی حفاظت کرتی ہے اور اس نے ہر طرح کی مذہبی آزادی عنایت کی ہے [6]

یہ بات سب لوگ جانتے ہیں کہ جس حاکم کی عملداری میں جو بطور رعیت ہو کر ان کے امن میں رہتے ہیں ان حاکموں سے مقابلہ کرنا بغاوت ہے نہ کہ جہاد [7]

۱۸۵۷ء

جہاد کرنے والے بدچلن اور تماش بین تھے

مرزا قادیانی ۱۸۵۷ء میں مسلمانوں کی حالت

سرسیّد ہر ضلع میں پاجی اور جاہلوں کی طرف

[1] تحفہ قیصریہ ص ۱۴ [2] ڈاکٹر ہنٹر کی کتاب پر تبصرہ مطبوعہ لندن ۱۸۷۲ء ص ۸۶ [3] مکاتیب سرسید احمد خان مطبوعہ لاہور اشاعت اول ص ۶۶ [4] " " [5] ایضاً ص ۲۸ [6] آخری مضامین ۱۱۳ [7] لائل محمڈنز آف انڈیا حصہ سوم در مقالات سرسید حصہ ۹ مطبوعہ لاہور ۱۹۶۲ء

ذاتی خدمت و اطاعت محض مذہبی احکام کے تحت کی

مرزا قادیانی اس عاجز نے جس قدر ...... انگریزی گورنمنٹ کا شکریہ ادا کیا ہے وہ صرف اپنے ذاتی خیال سے ادا نہیں کیا بلکہ قرآن شریف اور احادیث نبوی کی ان بزرگ تاکیدوں نے، جو اس عاجز کے پیش نظر ہیں، مجھ کو شکر ادا کرنے پر مجبور کیا ہے[1]

سرسید میں اپنی عالی قدر گورنمنٹ کا شکر گزار ہوں جس نے میری ناچیز خدمتوں کی عزت کی ..... میں نے گورنمنٹ کی کوئی خدمت نہیں کی بلکہ جو کچھ میں نے کیا ہے وہ میں نے اپنے پاک مذہب اور سچے ہادی کے حکم کی تعمیل کی ہے[2]

جہاد

مستامن کے لئے جہاد حرام ہے

مرزا قادیانی شریعت اسلام کا یہ واضح مسئلہ ہے جس پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ ایسی سلطنت سے لڑائی اور جہاد کرنا جس کے زیر سایہ مسلمان لوگ امن اور عافیت اور آزادی سے زندگی بسر کرتے ہوں اور جس کے عطیات سے ممنون منت اور مرہون احسان ہوں اور جس کی مبارک سلطنت حقیقت میں نیکی اور ہدایت پھیلانے کے لئے کامل مددگار ہو قطعی حرام ہے۔[3]

سرسید مسلمانوں کے مذہب بموجب ہماری گورنمنٹ کی عملداری میں جہاد نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ تمام مسلمان ہندوستان کے برٹش گورنمنٹ کے امن میں ہیں اور مستامن ان لوگوں پر، جن کے امن میں ہے، جہاد نہیں کر سکتا۔[4]

ہندوستان میں مذہبی آزادی کے باعث جہاد جائز نہیں

مرزا قادیانی ایسی گورنمنٹ سے، جو دین اسلام اور دینی رسوم پر کچھ دست اندازی نہیں کرتی اور نہ اپنے دین کو ترقی دینے کے لئے ہم پر تلواریں چلاتی ہے، قرآن شریف کی رو سے جنگ مذہبی کرنا حرام ہے[5]

سرسید جس وقت تک مسلمان کامل امن و امان کے ساتھ خدا کی وحدانیت کا وعظ کہہ سکیں اس وقت تک کسی مسلمان کے نزدیک اپنے مذہب کی رو سے اس ملک کے بادشاہ پر جہاد کرنا جائز نہیں ہے، خواہ وہ

---

[1] براہین احمدیہ حصہ چہارم مطبوعہ لاہور ۱۹۰۰ء ص ۱۶۷ [2] مکمل مجموعہ لیکچرز سرسید ص ۲۲۲ [3] براہین احمدیہ حصہ سوم ص ۶۹
[4] لائل محمڈنز آف انڈیا حصہ دوم مطبوعہ میرٹھ ۱۸۶۰ء ص ۱۳ [5] کشتی نوح مطبوعہ لاہور ص ۱

کو قتل کیا...۔ ۱

جاہلوں کے بہکانے کو اور اپنے ساتھ جمعیت جمع کرنے کو جہاد کا نام دے دیا۔ پھر یہ بات بھی مفسدوں کی حرامزدگیوں میں سے ایک حرامزدگی تھی نہ واقع میں جہاد۔ ۲

خدائی نافرمانی کے بعد عذاب

مرزا قادیانی ۱۸۵۷ء میں مفسدہ پرداز لوگوں کی حرکت کو خدا نے پسند نہیں کیا اور آخر طرح طرح کے عذابوں میں وہ مبتلا ہوئے کیونکہ انہوں نے اپنی محسن اور مربی گورنمنٹ کا مقابلہ کیا۔ ۳

سر سید یہ ہنگامہ فساد جو پیش آیا صرف ہندوستانیوں کی ناشکری کا وبال تھا.... تم نے کبھی خدا کا شکر ادا نہیں کیا اور ہمیشہ ناشکری کرتے رہے اس لئے خدا نے اس ناشکری کا وبال تم ہندوستانیوں پر ڈالا اور چند روز سرکار دولت مدار انگلشیہ کی عملداری کو معطل کر کے پچھلی عمل داریوں کا نمونہ دکھلایا۔ ۴

---

۱ ازالہ اوہام ص ۲۳، ۲ اسباب سرکشی ہندوستان ص ۳ ۳ تحفہ قیصریہ ص ۱۱ ۴ سرکشی ضلع بجنور ص ۱۴۱، ۱۴۲

وضو قائم رکھنے کے لئے جوتے پہننا بہت ضروری ہے ہر مسلمان کی کوشش ہونی چاہیئے کہ اس کا وضو قائم رہے۔
سروس انڈسٹریز
پائیدار۔ دلکش۔ موزوں اور واجبی نرخ پر جوتے بناتی ہے
Servis
سروس شوز
قدم قدم حسین قدم قدم آرام

ہوگئی تھی کہ بجز بدچلنی اور فسق و فجور کے اسلام کے رئیسوں کو اور کچھ یاد نہ تھا جس کا اثر عوام پر بھی بہت پڑ گیا تھا۔ انہی ایام میں انہوں نے ایک ناجائز اور ناگوار طریقہ سے سرکارِ انگریزی سے باوجود نمک خوار اور رعیت ہونے کے مقابلہ کیا اور ایسا جہاد اُن کے لئے شرعاً جائز نہ تھا[1]

سے جہاد کا نام ہوا......اس زمانہ میں جن لوگوں نے جہاد کا جھنڈا بلند کیا ایسے خراب اور بدرویہ اور بداطوار آدمی تھے۔ کہ بجز شراب خوری اور تماش بینی اور ناچ اور رنگ کے اور کچھ وظیفہ اُن کا نہ تھا[2]

کوئی عالم یا مولوی شریک نہیں ہوا

مرزا قادیانی ۱۸۵۷ء میں جو کچھ فساد ہوا اس میں بجز جہلا اور بدچلن لوگوں کے اور کوئی شائستہ اور نیک بخت مسلمان، جو باعلم اور باتمیز تھا، ہرگز مفسدہ میں شامل نہیں ہوا[3]

سرسیدؒ میں نہیں دیکھتا کہ اس تمام ہنگامہ میں کوئی خدا پرست آدمی یا کوئی سچ مچ کا مولوی شریک ہوا ہو[4]

جہاد کے نام پر حرام زدگیاں

مرزا قادیانی جب ہم ۱۸۵۷ء کی سوانح کو دیکھتے ہیں اور اس زمانہ کے مولویوں کے فتووں پر نظر ڈالتے ہیں جنہوں نے عام طور پر مہریں لگا دی تھیں کہ انگریزوں کو قتل کرنا چاہیئے تو ہم بحرِ ندامت میں ڈوب جاتے ہیں کہ یہ کیسے مولوی تھے اور کیسے ان کے فتوے تھے جنہیں نہ رحم تھا نہ عقل تھی۔ نہ اخلاق نہ انصاف ان لوگوں نے چوروں اور قزاقوں اور حرامیوں کی طرح اپنی محسن گورنمنٹ پر حملہ کرنا شروع کیا اور اس کا نام جہاد رکھا۔ ننھے ننھے بچوں اور بے گناہ عورتوں

سرسیدؒ اس ہنگامہ میں کوئی بات بھی مذہب کے مطابق نہیں ہوئی۔ سب جانتے ہیں کہ سرکاری خزانہ اور اسباب جو امانت تھا، اس میں خیانت کرنا، ملازمین کو نمک حرامی کرنی مذہب کی رو سے درست نہ تھی۔ صریح ظاہر ہے کہ بے گناہوں کا قتل علی الخصوص عورتوں اور بچوں اور بڈھوں کا، مذہب کے بموجب گناہِ عظیم تھا۔ پھر کیونکر یہ ہنگامۂ غدر جہاد ہوسکتا تھا، ہاں البتہ چند بدذاتوں نے دنیا کی طمع اور اپنی منفعت اور اپنے خیالات پورا کرنے کو اور

[1] ازالہ اوہام ص ۷۲۳ [2] اسباب سرکشی ہندوستان ص ۶۹، ۷ [3] براہین احمدیہ حصہ سوم ص ۶۸

[4] لائل محمڈنز آف انڈیا حصہ دوم ص ۱۳

لسانیات

جناب مظہر عباسی (مری)

دنیا کی بڑی زبانوں کے بارے میں اہل فکر و نظر کا ایک جائزہ

عالمی زبان اسپرانتو میں نیدر لینڈ سے ایک ماہنامہ شائع ہوتا ہے جس کا نام ہے یو این او اور ہم (U.N.KAJNI -) اس رسالے میں انجمن اقوام متحدہ کے بارے میں خبریں اور اطلاعات شائع ہوتی ہیں۔ اور اس عالمی ادارہ (یو-این-او) کی نگرانی میں دنیا کے مختلف معاملات اور مسائل کے بارے میں تحقیقات کا خلاصہ شائع کیا جاتا ہے۔

اس رسالہ (U.N.KAJNI -) کے شمارہ نمبر ۱۲ میں دنیا کی بڑی اور نسبتاً زیادہ بولی جانے والی زبانوں کے بارے میں ایک تحقیقی رپورٹ کا خلاصہ شائع ہوا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ ۱۹۷۸ میں کونسی زبان بولنے والوں کی تعداد کے اعتبار سے کس درجہ پر تھی۔ اور ۲۲ سال بعد یعنی ۲۰۰۰ء میں کس درجے پر ہو گی۔ یہ دلچسپ اور فکر انگیز جائزہ ملاحظہ فرمائیے۔

زبان کا نام	درجہ	بولنے والوں کی تعداد
چینی	۱	۸۰ کروڑ ۶۳ لاکھ
انگریزی	۲	۳۰ کروڑ ۵۰ لاکھ
اردو ہندی	۳	۳۰ کروڑ ۳۰ لاکھ
روسی	۴	۲۰ کروڑ ۶۲ لاکھ
ہندی	۵	۲۰ کروڑ ۵۵ لاکھ
ہسپانوی	۶	۲۰ کروڑ ۳۳ لاکھ
انڈونیشائی	۷	۱۰ کروڑ ۴۵ لاکھ
عربی	۸	۱۰ کروڑ ۲۶ لاکھ
پرتگالی	۹	۱۰ کروڑ ۲۵ لاکھ
بنگالی	۱۰	۱۰ کروڑ ۲۳ لاکھ
جاپانی	۱۱	۱۰ کروڑ ۱۵ لاکھ

دنیا میں کل تین ہزار زبانیں بولی جاتی ہیں۔ مذکورہ بالا گیارہ زبانیں ایسی ہیں جن میں سے ہر ایک کے بولنے والوں کی تعداد ۱۰ کروڑ یا ایک سو ملین سے زیادہ ہے۔ ان کے علاوہ کوئی زبان ایسی نہیں جس کے بولنے والوں